رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰه اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ ؏ — ششماہی ۸ — سہ ماہی ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ — مورخہ ۱۱ محرم ۱۳۵۶ھ — یوم پنجشنبہ — مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۳۷ء — نمبر ۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے ؂

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پھر ناساز ہو گئی ہے۔ انتڑیوں میں درد ہے۔ اور سر میں چکر آتے ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں ؂

تحقیقاتی کمیشن کے حسب ذیل ممبر صاحبان نے آج نظارت اعلےٰ کا معائنہ کیا۔ (۱) حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب صدر (۲) جناب ملک غلام محمد صاحب (۳) جناب غلام محمد صاحب اختر سکرٹری۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب موگا جام پور ضلع ڈیرہ غازیخاں اور گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ اچھوت اقوام ضلع گوجرانوالہ میں تبلیغی دورہ پر بھیجے گئے۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ خان بہادر م

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لوگوں کی نظر میں دیوانہ لیکن خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ بنو

"مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہو گا۔ جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کر لیا۔ جو انسان کے سو نہہ کو اسکی تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے۔ وہی خداداد طاقت ہے۔ جس کا نام یقین اور معرفت تامہ ہے۔ یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پُرامن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو تمام اعمال صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں۔ اور اس صورت میں ادنےٰ ادنےٰ ابتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے۔ بجز اس مرتبہ یقین کے خدا سے معاملہ صافی کس کا ہو سکتا ہے؟ جسکو یقین دیا گیا ہے وہ پانی کی طرح خدا کی طرف بہتا ہے۔ اور ہوا کی طرح اس کی طرف جاتا ہے۔ اور آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے۔ اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدمی دکھلاتا ہے۔ خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے۔ مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ یہ شربت کیا ہی شیریں ہے کہ حلق سے اترتے ہی تمام بدن کو شیریں کر دیتا ہے۔ اور یہ دودھ کیا ہی لذیذ ہے کہ ایک دم میں تمام فضولوں سے فارغ اور لاپروا کر دیتا ہے۔ مگر یہ ان دعاؤں سے حاصل ہوتا

لنڈن میں تبلیغ کا ایک بہترین موقعہ

احباب سے ضروری گذارش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کو معلوم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں رؤیا میں دیکھا۔ کہ آپ لندن میں ایک ممبر پر کھڑے ہیں۔ اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر فرما رہے ہیں حضور نے اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ حضور کی تحریریں۔ ان لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہوجائیں گے سو یہ تمام باتیں انشاء اللہ پوری ہوں گی۔ اور مغرب سے طلوع شمس ہوگا۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ یہاں کثرت سے احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کی جائے۔ میں اسوقت احباب سے مفت لٹریچر کے متعلق عام اپیل نہیں کرنا چاہتا بلکہ ایک خاص موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے نہایت درمندانہ گذارش کرتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ موجودہ بادشاہ کی تاجپوشی ماہ مئی میں ہونے والی ہے۔ اُسے کامیاب بنانیکے لئے بڑے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور اس تقریب پر دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک کے امراء اور رؤسا لندن پہونچیں گے۔ اس لئے اگر دوست دنیا کے چاروں اطراف سے آنیوالے اکابر کو تبلیغ احمدیت کرنا چاہتے ہیں۔ تو بکڈپو سے تبلیغی انگریزی سٹ خرید کر ہمیں پہونچادیں یا اگر کسی نے خرید کئے ہوئے ہوں۔ اور وہ باہر نہ بھیجے گئے ہوں۔ تو وہ بھی ہمیں بھیجدیں ہم انشاء اللہ ان اکابر کو جو دور دراز ملکوں سے تاجپوشی کے موقعہ پر تشریف لائیں گے بطور تحفہ پیش کردیں گے۔ بہت ممکن ہے۔ کہ ان میں بہت سی سعید روحیں ایسی ہوں جو حق کی پیاسی ہوں لیکن عدم علم کی وجہ سے وہ اس سعادت کے حصول سے محروم ہوں۔ امید ہے۔ کہ احباب اس طرف پوری توجہ فرمائیں گے۔ اور مغرب میں شیوع اسلام کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں گے۔

خاکسار:۔ جلال الدین شمس از لندن

مجلس مشاورت ۳۶ء کے دوسرے اجلاس کی رپورٹ

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے اجلاس ثانی کی رپورٹ شائع ہوچکی ہے۔ جو جماعتیں حاصل کرنا چاہیں۔ وہ میرے دفتر سے وصول فرمائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ایک قابل گریجویٹ کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ایک اہم ادارہ میں ایک تجربہ کار اچھی صحت کے ایک گریجویٹ کی ضرورت ہے جو دفتری انتظام سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اور انگریزی میں بے تکلف گفتگو اور ڈرافٹ کرسکتے ہوں۔ معاوضہ معقول دیا جائے گا۔

درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی مصدقہ ۳۱ مارچ تک پہونچنی ضروری ہیں۔

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۲ مارچ ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

غیر ممالک کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے ہیں

82	Miss Kriecenyak M. Mariam.	Budapest.
83	Mr. Mukhtar Ahmad Esq	Malaya.
84	Ernest Smith Esq.	Washington
85	Marcus Garvey Merritt Esq	"
86	Harold Merritt Esq	"

اخبارِ احمدیہ

تصحیح صوبیدار میجر نظام الدین صاحب کو۔ او۔ بی۔ آئی۔ درجہ دوئم مع خطاب "بہادر" عطا ہوا ہے۔ نہ کہ خان بہادر احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے

اعلانات نکاح ۱۹ مارچ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے صفیہ بیگم بنت برادرِ محترم عبدالغنی صاحب ساکن ڈھرمکوٹ بگہ کا نکاح مولوی عبدالکریم صاحب جہلمی مولوی فاضل ٹیچر ڈی۔ بی ہائی سکول۔ ڈھڈیالہ جالپ ضلع جہلم سے بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر۔ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے مبارک کرے خاکسار:۔ قمر الدین مولوی فاضل قادیان۔ (۲) اقبال بیگم صاحبہ بنت شیخ دانشمند صاحب مرحوم ساکن سیالکوٹ کا نکاح شیخ عبدالباری صاحب ولد شیخ عبدالحق صاحب ساکن گجرات کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ مہر پر الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ہو۔) خاکسار:۔ عبدالرحمٰن مولوی فاضل (جامعہ)

درخواست دعا میرا لڑکا حمید ایک لمبے عرصے سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ نیز اشرف و امجد کے برسر روزگار ہونے کیلئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار:۔ محمد علی خان اشرف ہوشیارپوری۔

زمین قابل فروخت

نواب صاحب کی کوٹھی کے شمال مغرب میں ایک نہایت باموقع زمین قابل فروخت ہے۔ زمین بڑی سڑک پر ہے۔ اور غلام محمد خان صاحب گلگتی کے احاطہ کے جانب مشرق واقع ہے۔ رقبہ زمین ساڑھے نو کنال ہے۔ قیمت کا تصفیہ بذریعہ خط و کتابت یا زبانی گفتگو سے کیا جاسکتا ہے۔

مرزا شریف احمد قادیان

429

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ محرم ۱۳۵۶ھ

دُنیا میں بہترین مذہب کونسا ہے؟

کامل مذہب ایک ہی ہوسکتا ہے

پارلیمنٹ مذاہب کے موقعہ پر جو چند دن ہوئے۔ کلکتہ میں منعقد ہوئی تھی گاندھی جی نے سر فرانسس ینگ ہسبینڈ سے درخواست کی۔ کہ وہ پارلیمنٹ کو بتائیں دُنیا میں بہترین مذہب کونسا ہے۔ سر فرانسس نے ان کے جواب میں کہا۔ ہر شخص کے نزدیک اس کا اپنا مذہب ہی سب سے بہتر ہے۔ ظاہر ہے۔ سر فرانسس کا یہ جواب گو عام لوگوں کے طریق عمل کے مطابق ہے۔ لیکن اسے گاندھی جی کے سوال کا صحیح جواب نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ یہ بات تو درست ہے۔ کہ ہر شخص اپنے مذہب کو بہترین مذہب خیال کرتا ہے۔ لیکن حقیقت الامر یہ ہے۔ کہ نہ ہر شخص کا خیال درست ہوسکتا ہے۔ اور نہ یہ درست ہے۔ کہ ہر مذہب موجودہ زمانہ میں قابل عمل۔ اور اپنی اصل غرض کو پورا کر رہا ہے۔ کامل مذہب دُنیا میں ایک ہی ہے اور ایک ہی ہوسکتا ہے مختلف زمانوں میں جن صداقتوں کا ظہور ہوا۔ بے شک وہ قابل قبول ہیں۔ کیونکہ جب تمام صداقتوں کا منبع و مأخذ ایک ہی ہستی ہے تو یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ کسی گزشتہ زمانہ میں ظاہر ہونے والی صداقتوں کا انکار کیا جائے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ وہ صداقتیں ایک مکمل و جامع صورت میں دُنیا کے سامنے ابھی پیش نہ ہوئی تھیں۔ بلکہ کامل اور جامع صداقت کا جزو تھیں۔ اور ضروری تھا۔ کہ صداقت کو اس طرح جزئیات کی صورت میں آہستہ آہستہ دُنیا کے سامنے پیش کیا جاتا کیونکہ مختلف زمانوں کی ضروریات ان کے حالات اور ان کے مصالح الگ الگ تھے۔ ان کی روحانی اور مادی بیماریاں جدا جدا تھیں ان میں سرایت کردہ زہروں کی تاثیریں مختلف تھیں ؛

کامل مذہب ایک ہی ہے

پس ان بیماریوں کے دفعیہ کے لئے جدا جدا علاج اور ان سمیات کے ازالہ کے لئے الگ الگ تریاق پیش کئے گئے۔ لیکن وہ تریاق کامل جس کی معجزانہ اور شفا بخش تاثیر تمام دُنیا کے لئے تھی اس وقت تک پیش نہیں کی گئی۔ جب تک دُنیا ہر قسم کی بیماریوں۔ اور ہر نوع کی ظلمتوں سے کامل طور پر تاریک و تار نہ ہوگئی۔ اور آفتاب صداقت اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اس وقت تک طلوع نہ ہوا۔ جب تک خشکی اور تری دونوں نے سر تا پا اپنے آپ کو لبادۂ ظلمت میں پنہاں نہ کر لیا۔ پس کامل اور جامع صداقتوں کا آفتاب عین وقت پر اسلام کے نام سے ظاہر ہوا ؛

کامل مذہب کا سب سے بڑا نشان

کوئی شخص اس بات سے انکار نہیں کرسکتا۔ کہ سب سے بہترین مذہب وہی ہو سکتا ہے۔ جو ہر لحاظ سے کامل ہو۔ انسان کے ہر شعبۂ زندگی میں پوری پوری راہنمائی کرتا ہو۔ اور ہمارا دعوٰے ہے۔ کہ اسلام ہی کامل مذہب ہے۔ اور بنی نوع انسان کے لئے مکمل ہدایت نامہ۔ اس کے برعکس دوسرے تمام مذاہب ایسے ہیں۔ جن میں سے اگر بعض انسانی زندگی کے ایک پہلو پر زور دیتے ہیں۔ تو بعض اپنا سارا زور دوسرے پہلو پر صرف کر دیتے ہیں۔ اگر ایک افراط کی حد کو پہنچے ہوئے ہیں۔ تو دوسرے تفریط کی حد کو۔ دُنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب مثلاً عیسائیت۔ موسویت۔ بدھ مت اور ہندو مذہب وغیرہ کی تعلیمات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان میں اعتدال و توازن قطعاً نہیں ہے۔ اور پھر سب سے بڑی بات تو یہ ہے۔ کہ آج سوائے اسلام کے کوئی ایسا مذہب نہیں ہے جس کے پیرو یہ کہہ سکیں۔ کہ خدا تعالےٰ اب بھی ان پر اسی طرح ظاہر ہوتا ہے جس طرح پہلے اپنے بندوں پر ظاہر ہوتا تھا۔ اب بھی ان کی پکار اسی طرح سنتا ہے۔ جس طرح پہلے سنتا تھا۔ آج بھی ان کو اپنے کلام سے اسی طرح مشرف فرماتا ہے۔ جس طرح پہلوں کو فرماتا تھا۔ یہ فضیلت۔ اور بے مثال خوبی صرف اسلام کو ہی حاصل ہے اور آج صفحۂ عالم پر صرف اسلام ہی ہے جس نے موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ کا ایک برگزیدہ دُنیا کے سامنے پیش کیا اور جس کے فیض اور اثر سے دوسروں نے بھی زندہ خدا کے زندہ نشانات کا مشاہدہ کیا۔ اور وہ روحانی اور قلبی تسکین حاصل کی۔ جو عبد کو اپنے حقیقی معبود کے پا لینے سے حاصل ہوسکتی ہے۔ خدا تعالےٰ کا وہ برگزیدہ انسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور آپ کے ذریعہ روحانی تسکین حاصل کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو سچے دل سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور جنہوں نے اپنی ہر چیز خدا تعالےٰ کی خاطر پیش کر دی ؛

غرض موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ کو پانے۔ اور اس کی نصرت حاصل کرنے کا دعوٰے کرنے والا سوائے اسلام کے اور کسی نے پیش نہیں کیا۔ اور نہ آئندہ کوئی پیش کرسکتا ہے۔ اور اس سے ثابت ہے کہ اس وقت دُنیا میں بہترین مذہب اسلام ہی ہے ؛

اسلام کی دیگر مذاہب پر فضیلت

یہ ہے اسلام کی دیگر مذاہب کے مقابلہ میں فضیلت۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت ہی وضاحت کے ساتھ دُنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے اور اپنے آپ کو اسلام کی اس فضیلت کے ثبوت میں پیش کیا ہے ؛

چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ یہ زمانہ مذہبی جنگوں کا زمانہ ہے اور ہر ایک شخص خواہ تہذیب سے۔ اور خواہ غیر تہذیب سے۔ یہی کوشش کر رہا ہے۔ کہ اپنے مذہب کی حقانیت دوسروں پر ظاہر کرے۔ لیکن یہ عجیب خدا کی قدرت ہے۔ کہ باوجودیکہ ہمارے اس زمانہ میں ہزارہا مذاہب پھیل رہے ہیں۔ مگر بجز اسلام کے ہر ایک مذہب صرف اپنی خشک منطق سے خدا کو ثابت کرنا چاہتا ہے۔ یہ نہیں۔ کہ خدا اس مذہب کے پیرؤوں پر اپنا چہرہ آپ ظاہر کرے۔ پس دوسرے مذاہب گویا اپنے خدا پر احسان کر رہے ہیں کہ اس کے گم گشتہ وجود کا محض اپنے زور بازو سے پتہ لگانا چاہتے ہیں۔ مگر طالب حق ایسے پرمیشر یا خدا سے تسلی نہیں پا سکتا۔ جس پر اس قدر کمزوری اور ناتوانی غالب ہے۔ کہ ایک بے جان چیز کی طرح اپنے ظہور اور بروز میں دوسرے کے ہاتھ کا محتاج ہے۔ ظاہر ہے کہ جب تک خدا اپنے وجود کا آپ پتہ نہ دے۔ اور اپنی انا الموجود کی آواز سے اپنی ہستی کو آپ ظاہر نہ کرے تب تک انسان کا صرف اپنا یکطرفہ خیال کہ خدا موجود ہے۔ کب کسی دل کو پورے یقین تک پہنچا سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ تمام اعمال حسنہ کی بنیاد یقین ہے اور یقین ہی کے پاک چشمہ سے نیک اعمال نشو و نما پاتے ہیں۔ خدا کا وجود ایسا عمیق در عمیق اور نہاں در نہاں ہے کہ بجز خدا کے ہی ہاتھ کے جلوہ نما نہیں ہو سکتا۔ اور خدا کی سچی اطاعت، اور صدق اور خالص محبت اور وفاداری کا سبق وہی کتاب دے سکتی ہے جس کے آئینہ میں سے خدا خود اپنا چہرہ نمودار کرتا ہے۔ یہ قدرتی امر ہے کہ انسان خدا کی راہ میں پوری وفاداری دکھلا نہیں سکتا۔ اور نہ گناہ سے باز آ سکتا ہے جب تک کہ پورے یقین کے ساتھ خدا کی ہستی۔ اور اس کی عظمت اور جلال اس پر ظاہر نہ ہو۔ اور بجز اس کے کوئی کفارہ انسان کو گناہ سے روک نہیں سکتا۔

پس گناہ سے محفوظ رہنے اور صدق اور وفاداری اور محبت میں ترقی کرنے کے لئے جس امر کو تلاش کرنا چاہیئے۔ وہ محض اسلام میں موجود ہے نہ کسی اور مذہب میں اور اس سے میری مراد وہ نشان ہیں جو تازہ بتازہ اسلام میں ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ خدا کا وجود جو اس زمانہ میں ایک حل طلب معما کی طرح ہو رہا ہے۔ اور اس کے چمکتے ہوئے جوہر پر دہریت کے خیالات نے ہزارہا گرد و غبار ڈال دیئے ہیں۔ اس پاک جوہر کی چمک ظاہر کرنے کیلئے اسی کے فوق العادت نشان ذریعہ ہو سکتے ہیں۔ اور نوع انسان کی نجات اسی چمک پر موقوف ہے۔ نہ کسی اور بناوٹی منصوبہ پر"۔ ....

"میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہو گیا۔ مگر میں اپنے ابتدائی زمانہ سے ہی اس بات کا گواہ ہوں۔ کہ وہ خدا جو ہمیشہ پوشیدہ چلا آیا ہے۔ وہ اسلام کی پیروی سے اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے۔ اگر کوئی قرآن شریف کی سچی پیروی کرے۔ اور کتاب اللہ کے منشاء کے موافق اپنی اصلاح کی طرف مشغول ہو اور اپنی زندگی نہ دنیاداروں کے رنگ میں بلکہ خادم دین کے طور پر بنائے اور اپنے تئیں خدا کی راہ میں وقف کرے۔ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت رکھے۔ اور اپنی خودنمائی اور تکبر اور عجب سے پاک ہو۔ اور خدا کے جلال اور عظمت کا ظہور چاہے نہ یہ کہ اپنا ظہور چاہے۔ اور اس راہ میں خاک میں مل جائے۔ تو آخری نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے۔ کہ مکالمات الٰہیہ عربی فصیح بلیغ میں اس سے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور وہ کلام لذیذ اور باشوکت ہوتا ہے۔ جو خدا کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ حدیث النفس نہیں ہوتا۔ حدیث النفس کا کلام آہستہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک مخنث یا بیمار بولتا ہے۔ مگر خدا کا کلام پرشوکت ہوتا ہے۔ اور

اکثر عربی زبان میں ہوتا ہے۔ بلکہ اکثر آیات قرآنی میں ہوتا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے تجربہ میں آیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اول دل پر اس کی سخت ضرب محسوس ہوتی ہے۔ اور اس ضرب کے ساتھ ایک گونج پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر پھول کی طرح وہ شگفتہ ہو جاتا ہے۔ اور اس سے پاک اور لذیذ کلام نکلتا ہے۔ اور وہ کلام اکثر امور غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور اپنے اندر ایک شوکت اور طاقت اور تاثیر رکھتا ہے۔ اور ایک آہنی میخ کی طرح دل میں دھنس جاتا ہے۔ اور خدا کی خوشبو اس سے آتی ہے۔ یہ تمام لوازم اس لئے اس کے ساتھ لگائے گئے ہیں۔ کہ بعض ناپاک طبائع انسان شیطانی الہام بھی پاتے ہیں۔ یا حدیث النفس کے فریب میں آ جاتے ہیں۔ اس لئے خدا نے اپنے کلام کے ساتھ چمکتے ہوئے انوار رکھے ہیں۔ تا دونوں میں فرق ظاہر ہو"۔ (چشمۂ معرفت ص۲۹۷ تا ص۳)

ایک اور جگہ رقم فرماتے ہیں:۔

"ایک اسلام ہی ہے جس میں خدا بندہ سے قریب ہو کر اس سے باتیں کرتا اور اس کے اندر بولتا ہے۔ وہ اس کے دل میں اپنا تخت بناتا۔ اور اس کے اندر سے اسے آسمان کی طرف کھینچتا ہے۔ اور اس کو وہ سب نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ جو پہلوں کو دی گئیں۔ افسوس اندھی دنیا نہیں جانتی کہ انسان نزدیک ہوتا ہوتا کہاں تک پہونچ جاتا ہے۔ وہ آپ تو قدم نہیں اٹھاتے اور جو قدم اٹھائے تو یا تو اس کو کافر ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور یا اس کو معبود ٹھہرا کر خدا کی جگہ دی جاتی ہے۔ یہ دونوں ظلم ہیں ایک افراط سے اور ایک تفریط سے پیدا ہوا۔ مگر عقلمند کو چاہیئے۔ کہ وہ کم ہمت نہ ہو اور اس مقام اور اس مرتبہ کا انکاری نہ رہے۔ اور نہ صاحب اس مرتبہ کی کسرشان کرے۔ اور نہ اس کی پوجا شروع کر دے۔ اس مرتبہ پر خدا تعالےٰ وہ تعلقات اس بندہ سے ظاہر کرتا ہے

کہ گویا اپنی الوہیت کی چادر اس پر ڈال دیتا ہے۔ اور ایسا شخص خدا کے دیکھنے کا آئینہ بن جاتا ہے۔ یہی بھید ہے۔ جو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھ لیا۔ غرض یہ بندوں کے لئے انتہائی مرتبہ ہے۔ اور اس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں۔ اور پوری تسلی ملتی ہے۔ میں بنی نوع پر ظلم کروں گا۔ اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں۔ کہ وہ مقام جس کی میں نے یہ تعریفیں کی ہیں۔ اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی ہے۔ وہ خدا کی عنایت نے مجھے عنایت فرمایا ہے۔ تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں۔ اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں۔ اور سچائی قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں۔ جس کا تذکرہ بہتوں میں ہے۔ اور پانے والے تھوڑے ہیں۔ میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے۔ وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں۔ اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں۔ اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں۔ وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے۔ وہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے۔ خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں۔ جس کی روح میں سچائی کی طلب ہے وہ اٹھے اور تلاش کرے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر روحوں میں سچی تلاش پیدا ہو۔ اور دلوں میں سچی پیاس لگ جائے۔ تو لوگ اس طریق کو ڈھونڈیں اور اس راہ کی تلاش میں لگیں۔ مگر یہ راہ کس طریق سے کھلے گی۔ اور حجاب کس دوا سے اٹھیگا۔ میں سب طالبوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ صرف اسلام ہی ہے جو اس راہ کی خوشخبری دیتا ہے۔

اور دوسری قومیں تو خدا کے الہام پر مہر لگا چکی ہیں۔ سو یقیناً سمجھو۔ کہ یہ خدا کی طرف سے مہر نہیں۔ بلکہ محرومی کی وجہ سے انسان ایک حیلہ پیدا کر لیتا ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں۔ اور بغیر کانوں کے سن سکیں۔ یا بغیر زبان کے بول سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں۔ کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا۔ مگر میں نے کوئی نہ پایا۔ جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۲۱ تا ۱۲۲)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے۔ کہ اگر تمام کفار روئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں۔ اور ایک طرف صرف میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں۔ تو خدا میری ہی تائید کریگا۔ مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں۔ بلکہ اس لئے کہ میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں۔ کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں۔ اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں۔ یعنے وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے۔ اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے۔ وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے۔ اور اسی کا مظہر ہے۔ اور اسی سے فیضیاب ہے۔ خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے۔ اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے۔ اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا۔ بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے۔ مگر خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے۔ جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔ اور اس کے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیا سمجھتا ہے۔ اور اس کے فیض کا اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1130

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر غیر مبائعین کا حملہ

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی ایک تحریر کا حوالہ

حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی نبوت کے متعلق بحث کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ بکثرت شرفِ مکالمہ مخاطبہ پاتا ہو۔ بات یہ ہے۔ کہ جیسا مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے۔ کہ اگرچہ اس امت میں سے بعض افراد مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے۔ اور بکثرت امورِ غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں۔ وہ نبی کہلاتا ہے"

اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی نبوت کے ثبوت میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی بیان کردہ تعریفِ نبوت کو بطور تائید پیش فرما رہے ہیں۔ لیکن آج کل عام غیر مبائعین کی طرح مولوی عمر الدین کا بھی یہ خیال ہے۔ کہ مکتوبات میں مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ نے کثرت مکالمہ مخاطبہ پانے والے کو محدث لکھا ہے۔ نبی نہیں لکھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجدد صاحب کی تحریر پیش کرتے ہوئے محدث کی بجائے نبی کا لفظ خود لکھدیا ہے گویا دوسرے لفظوں میں یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غیر احمدیوں کے سامنے معاذ اللہ دیدہ دانستہ تحریف کرنے والا پیش کرنا چاہتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چنانچہ مولوی عمر الدین ۱۷۔ فروری ۱۹۳۷ء کے پیغام صلح میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سہواً یا سبقتِ قلم سے محدث کے لفظ کی بجائے نبی کا لفظ نہیں لکھا۔ بلکہ دانستہ لکھا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں "یہی حق ہے۔ کہ اس موقعہ پر نبی کا لفظ دانستہ لکھا گیا ہے"

حضرت مسیح موعودؑ پر حملہ

اب اگر مطابق زعم مولوی عمر الدین یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ کی اس تحریر کو پیش کرتے ہوئے دانستہ محدث کی جگہ نبی کا لفظ لکھدیا۔ تو اس سے غیر احمدیوں کو حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر معاذ اللہ بددیانتی اور تحریف کا الزام لگائیں غیر مبائعین یہ کہکر غیر احمدیوں سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک محدث کو نبی کہنا جائز ہے۔ اس لئے آپ نے مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ کی تحریر پیش کرتے ہوئے محدث کی بجائے نبی کا لفظ لکھدیا۔ کیونکہ اپنے کسی عقیدہ کی بناء پر دوسرے کی عبارت میں تبدیلی۔ ایسا فعل آپ کی طرف کبھی منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں اگر مولوی عمر الدین یا کوئی اور غیر مبائع مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ کی کسی تحریر سے ثابت کر دکھائے۔ کہ ان کے نزدیک بھی محدث کو نبی کہنا جائز ہے۔ تو البتہ ان کا یہ خیال قابلِ اعتنا ہو سکتا ہے۔

غیر مبائعین کا مطالبہ

کچھ عرصہ سے مولوی عمر الدین بڑی تعلّی سے جماعت احمدیہ سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اشارہ اس جگہ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی اس تحریر کی طرف نہیں ہے جس میں انہوں نے کثرت مکالمہ مخاطبہ پانے والے کو محدث لکھا ہے۔ تو پھر وہ حوالہ مکتوبات کا پیش کیا جائے جس کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ پر محولہ بالا عبارت لکھی ہے۔ چونکہ جب سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی عمر الدین کو ان کی بعض منافقانہ حرکات کی بناء پر جماعت احمدیہ سے خارج کیا ہے مولوی صاحب پیغامیت کی چار دیواری میں پناہ گزین ہو کر اپنی سابقہ تحریرات کو بھی پسِ پشت ڈالتے ہوئے نہایت کج بحثی پر اتر آئے ہیں اس لئے ان سے یہ امید نہیں۔ کہ وہ کج بحثی چھوڑ دیں۔ البتہ اس خیال سے کہ شائد کوئی اور سعید رُوح فائدہ اٹھائے۔ وہ حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔

غیر مبائعین کا خیال

مولوی عمر الدین اور دیگر غیر مبائعین کا یہ خیال ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ کے حسب ذیل الفاظ کا حوالہ دیا ہے

ان کلام اللہ قد یکون شفاھًا و ذالک الافراد من الانبیاء وقد یکون لبعض الکمل من متابعیھم

(جلد دوم مکتوب ۵۱) یعنی اللہ تعالیٰ کا کلام کبھی شفاہًا ہوتا ہے۔ اور یہ افراد انبیاء علیہم السلام میں سے ہوتے ہیں۔ اور کبھی ان کے بعض کامل متبعین سے بھی ایسا مکالمہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے جس کو کثرت سے ایسا مکالمہ ہو۔ وہ محدث کہلاتا ہے۔

میری تحقیق اس بارہ میں یہ ہے۔ کہ یہ حوالہ وہ نہیں جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ پر ذکر فرمایا ہے۔ کیونکہ محولہ بالا عربی عبارت میں مجدد صاحب نے خاص طور پر امتِ محمدیہ کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ وہ علی العموم انبیاء اور ان کے متبعین کا ذکر فرما رہے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجدد صاحب کی جس عبارت کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔ اس میں خصوصیت سے امتِ محمدیہ کا ذکر ہونا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کردہ حوالہ یوں ہے "اگرچہ اس امت میں سے بعض افراد مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کے لئے مخصوص ہیں۔ اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے۔ اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں۔ وہ نبی کہلاتا ہے"

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجدد صاحب سرہندی علیہ الرحمۃ کی کسی ایسی تحریر کا ذکر فرما رہے ہیں۔ جس میں صرف امتِ محمدیہ کے افراد کا ذکر ہے۔ چونکہ متذکرۃ الصدر حوالہ میں خصوصیت سے امتِ محمدیہ کا ذکر نہیں۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مراد اس جگہ وہ حوالہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جو غیر مبائعین پیش کرتے ہیں۔

اصل حوالہ

میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جگہ مکتوبات مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ جلد اول کے مکتوب ۳۱۰ کی ایک عبارت کا مفہوم پیش فرما رہے ہیں۔ جو یہ ہے:۔

"متشابہاتِ قرآنی نیز از ظاہر معروف اند و بر تاویل محمول قال اللہ تعالیٰ وما یعلم تاویلہ الا اللہ۔ یعنی تاویل آں متشابہ را ہیچ کس نمیداند۔ مگر خدائے عزوجل۔ پس متشابہ نزد خدائے جل وعلا نیز محمول بر تاویل است۔ واز ظاہر معروف و علمائے راسخین را نیز از علم ایں تاویل نصیبے عطا مے فرمائد۔ چنانچہ بر علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ خلص رسل را اطلاع مے بخشد۔ وآں تاویل را خیال نکنی کہ در رنگ تاویل ید است بقدرت و تاویل وجہ بذات۔ حاشا وکلا آں تاویل از اسرار است و باخص خواص علم آں عطا مے فرمائد"

یعنی قرآن مجید کی آیاتِ متشابہات بھی ظاہری معنوں سے معروف اور تاویل پر محمول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ما یعلم تاویلہ الا اللہ یعنی اس متشابہ کی تاویل کو سوائے خدائے عزوجل کے کوئی نہیں جانتا۔ پس متشابہ خدائے بزرگ وبلند کے نزدیک بھی تاویل پر محمول ہے۔ اور اپنے ظاہری معنوں سے معروف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ علمائے راسخین کو بھی اس تاویل کے علم سے ایک حصہ عطا فرماتا ہے چنانچہ غیب کے علم پر جو خدا تعالیٰ سے مخصوص ہے۔ وہ اپنے برگزیدہ رسولوں کو اطلاع بخشتا ہے۔ اور اس تاویل کے متعلق یہ خیال نہ کرنا۔ کہ یہ اس رنگ کی تاویل ہوتی ہے۔ جیسا کہ ید (ہاتھ) کی تاویل قدرت اور وجہ (چہرہ) کی تاویل ذات سے ہے۔ حاشا وکلا۔ وہ تاویل تو اسرار الٰہی سے ہے۔ کہ خاص لوگوں سے بھی اخص کو اس کا علم عطا فرماتا ہے۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کی سادگی اور اولوالعزمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معزز قارئین! اس وقت ہمیں اس عظیم الشان انسان کا تذکرہ مقصود ہے۔ جو اہل اسلام کا بہترین جرنیل زبردست سیاست دان اور اولوالعزم خلیفہ تھا۔ کون ہے جو آپ کے مقدس نام سے واقف نہیں۔ ہندو۔ عیسائی۔ یہودی سبھی آپ کو جانتے اور آپکے عظیم الشان کارہائے نمایاں سے پوری طرح واقف ہیں۔

شاندار اسلامی عہد

تاریخ اسلام میں آپ کا عہد خلافت وہ شاندار زمانہ ہے جسکو مورخین گولڈن ایج (زرین زمانہ) سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ جس قدر فتوحات اور کامیابیاں اس شہنشاہ عرب وعجم کے عہد میں ہوئیں اور جس قدر بڑے بڑے ملک ان کے زمانہ میں اسلام کے جھنڈے کے نیچے آئے۔ اس کی مثال بعد میں نہیں ملتی۔ فارس وشام جیسی عظیم الشان سلطنتوں کی شاندار فتوحات سے تمام عرب مالا مال ہو چکا تھا لیکن وہ بادشاہ عرب ہر قسم کی زیب وزینت اور شان وشوکت سے محترز رہتا۔ اور مسلمانوں کو تلقین کرتا۔ کہ جب تک سادگی کو اپنا شعار بنائے رکھوگے۔ اس وقت تک مظفر ومنصور رہوگے کامیابی و کامرانی تمہارے ہمرکاب رہیگی۔ اور اسے چھوڑ کر تکلف وتجمل اختیار کروگے اور آرام و آسائش کو ترجیح دوگے۔ تو تمہاری ترقیات کا خاتمہ ہو جائے گا۔

آپ نہایت سادہ غذا استعمال فرماتے لباس بھی بہت سادہ ہوتا۔ آپ نے اپنے قابل اور لائق فرزند ارجمند کو تمام زمانہ خلافت میں کوئی بڑا منصب عطا نہیں کیا۔ بلکہ آپ ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھتے کہ سابقون کو ترجیح دی جائے۔ آپ کے گھر میں بھی حد درجہ کی سادگی تھی۔

فتح یوروشلم کا واقعہ

غرضکہ سادگی آپ کا ایک شاندار وصف تھا۔ جسے آپ نے ہر موقعہ پر پیش نظر رکھا۔ فتح یوروشلم کے وقت کا ذکر ہے۔ کہ جب اسلامی سپاہیوں کو بیت المقدس کے قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے برابر چار ماہ گذر گئے اور رومی سپاہی عربوں کی تیر اندازی اور محاصرہ سے تنگ آگئے۔ تو چند معزز آدمی اپنے سالار لشکر بطریق کے پاس گئے۔ اور جا کر کہا عربوں نے ہمیں بہت تنگ کر رکھا ہے۔ بہتر ہو کہ ہم ان سے صلح کر لیں۔ اور ہر طرح سے ان کی حفاظت میں آجائیں۔ بطریق یہ سنکر بیت المقدس کے قسیس اعظم کے پاس گیا۔ اور تمام ماجرا کہہ سنایا۔ قسیس اعظم نے کہا اچھا اگر تمہیں عربوں کے مقابلہ کی تاب نہیں۔ اور بیت المقدس کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ تو یہی قرین مصلحت ہے۔ کہ صلح کر لو۔ اور میری رائے یہ ہے۔ کہ اہل عرب کا خلیفہ خود آئے تا کہ ہم اس سے عہد وپیمان کر کے قلعہ کی کنجیاں اس کے سپرد کر دیں۔ اس طرح عرب ہمیں ایذا نہیں پہنچا سکیں گے۔ اسپر بطریق نے کہا۔ کہ اہل عرب کی بابت ہم سنتے ہیں۔ کہ جب وہ کسی کو امان میں لے لیتے ہیں۔ تو نیک سلوک کرتے ہیں۔ کسی کے مال واسباب اور جائداد کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ ان کی زمینوں کو نہیں چھینتے۔ شہر والوں کی مذہبی رسوم میں قطعاً مداخلت نہیں کرتے۔ دمشق وغیرہ کی فتوحات میں بھی انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ بلاوجہ ان کے خلیفہ کو تکلیف دیں۔ بہتر یہی ہے کہ جو سپہ سالار اسلام طے کرے۔ اسے ہم مان لیں۔ لیکن قسیس اعظم نہ مانا۔ اور کہا بیت المقدس کی عظمت وبزرگی اس بات کی مستحق ہے۔ کہ خلیفہ اسلام خود آئے چنانچہ رومی قاصد سپہ سالار اسلام حضرت ابوعبیدہ کی خدمت میں یہ پیغام لیکر حاضر ہوا۔ آپ نے اس بات کو منظور کر لیا۔ اور حضرت امیر المومنین کی خدمت میں اس مضمون کا خط لکھکر میسرہ بن مسروق کے حوالہ کیا۔ جب قاصد بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا اور خط پیش کیا۔ تو حضرت عمر فاروق رضؓ نے اسے پڑھ کر حضرت علی سے جو بہت صائب الرائے تھے مشورہ لیا۔ انہوں نے کہا آپ کا جانا مبارک ہوگا اور مجھے امید ہے یروشلم آپ کے جانے سے فتح ہو جائے گا۔ اس پر آپ نے رخت سفر باندھ لئے۔ مگر وہ فارس وشام کا فاتح اور جلیل القدر پر سطوت وشوکت بادشاہ جسکے نام سے قیصر وکسریٰ جیسی عظیم الشان سلطنتیں کانپتی تھیں اور جن کی سیاست مدنی اور اولوالعزمی کی تمام عرب میں دھاک بیٹھ چکی تھی۔ ایک اونٹ اور ایک خادم کو ہمراہ لیکر مدینہ سے یروشلم کی طرف روانہ ہوئے ہر منزل میں نصف رستہ آپ اونٹ پر سوار ہوتے اور نصف رستہ اپنے خادم کو سوار کر کے خود پیدل چلتے۔ غرض اسی طرح منزلیں طے کرتے جب آپ شام کے قریب آخری منزل پر پہونچے۔ تو وہاں چند عربی سپاہیوں نے آپ کا استقبال کیا آپ نے ان سے لشکر اسلام کی خیریت پوچھی۔ انہوں نے خیریت بتائی۔ اور پھر عرض کیا آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم آپ کی تشریف آوری کی خبر حضرت ابو عبیدہ کو دیں جب حضرت ابو عبیدہ امیر المومنین کے پاس پہونچے تو عرض کیا۔ کہ حضور آپ کا لباس پھٹا ہوا ہے۔ بہتر ہو کہ آپ دوسرا لباس تبدیل کریں۔ اور بجائے اونٹ کے گھوڑے پر سوار ہو جائیں۔ آپ نے یہ بات مان لی لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر پہلا ہی لباس پہن لیا۔ اور اونٹ پر سوار ہو گئے۔ جب آپ کیمپ میں پہونچے۔ تو اونٹ سے اتر کر دعا مانگی پھر صحابہ کو مخاطب کر کے خطبہ پڑھا جس میں ان کو سادگی۔ اطاعت فرمانبرداری اور دنیا کی ناپائیداری کی تلقین فرمائی۔

اس کے بعد ابو عبیدہ نے قلعہ بند رومیوں کے پاس ایلچی بھیجکر حضرت عمر رضؓ کے آنے کی اطلاع دی۔ یہ اطلاع پہونچتے ہی بیت المقدس کا قسیس اعظم رومی فوج کا بطریق اور بیت المقدس کا حاکم مع اپنے سرداروں کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس شہنشاہ عرب اور فاتح شام وفارس کو نہایت سادگی میں فرش پر بے تکلف اپنے مصاحبوں میں بیٹھے دیکھکر سخت حیران ہوئے۔ آپ ان سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ انہوں نے آپ کی حفاظت میں آنا منظور کیا۔ اور اسی طرح بیت المقدس آپ کے مبارک ہاتھوں سے فتح ہوا۔

مورخین کی رائے

یہ ہے وہ واقعہ جو آپ کی سادگی اور اولوالعزمی کا شاندار فوٹو ہے۔ اور بھی کئی مثالیں آپ کی سادہ زندگی کی ملتی ہیں جن کو پڑھکر اپنے اور پرائے ہندو اور عیسائی مسلم وغیر مسلم سب آپ کی تعریف کے گیت گاتے ہیں۔ اور اس بات کو نہایت صفائی سے تسلیم کرتے ہیں۔ کہ فی الحقیقت عمرؓ عظیم الشان اور اولوالعزم انسان تھا۔ چنانچہ ایک بہت بڑا عیسائی مورخ جس کا نام ایڈورڈ گیبن ہے۔ لکھتا ہے:۔

عمرؓ نے خلافت کی باگ ڈور ہاتھ میں لیکر یہ تشویش ظاہر کی تھی کہ وہ ابوبکر کے قدم پر کس طرح چل سکیگا۔ مگر عمر کی گذران ابوبکر سے بھی زیادہ سادہ اور کم خرچ تھی۔ اسکی خوراک جو کی روٹی اور کھجوریں تھیں۔ وہ ایک ہی پیراہن رکھتا تھا جس میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ جب ایک ایرانی گورنر اس کے پاس آیا تو وہ اسوقت مسجد کی سیڑھیوں پر بے تکلف سویا ہوا تھا۔ دراصل کفایت شعاری فیاضی کا سرچشمہ ہے۔ عمر کی آمدنی جب بہت زیادہ ہو گئی تو اس نے لوگوں کے وظیفے مقرر کر دئے لیکن اپنے لئے کچھ نہ رکھا۔ اسکی اور ابوبکر کی خلافت میں عرب کے خلیفے خدا اور قوم کے بڑے معتبر معتمد اور امین خادم تھے اور انہوں نے شاہی اقتدار کیساتھ جمہوری مساوات اور کفایت شعاری کے اصول نہایت عجیب طرز سے پیوست کر رکھے تھے۔

کمال رواداری

حضرت عمر رضؓ نے اپنی اولوالعزمی اور کمال سیاست سے وسیع سلطنت کے ایسے شاندار قواعد وضوابط مرتب کئے اور اپنے گورنروں اور جرنیلوں کو ایسے قوی ہاتھ سے قابو میں رکھا کہ دنیا میں ایسی مثالیں ملنی مشکل ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپ کبھی جنگ میں شامل نہ ہوئے۔ لیکن آپ کی دوربین نگاہ ہر جگہ پہنچتی۔ اور آپ ضروری ہدایات دیتے۔ آپ نے ہمیشہ دشمنوں کے ساتھ کمال رواداری اور رافت کا سلوک کیا جنہوں نے امان مانگی۔ ان کو امان دی۔ اور پوری طرح حفاظت میں لیکر اعلان کر دیا۔ کہ ان کی جان و مال محفوظ ہے۔ ان کو مذہبی اور سوشل آزادی حاصل ہے۔ انکی اراضی اور جائیداد جس طرح پہلے ان کے قبضہ میں تھیں اب بھی بدستور رہینگی۔ ان کے عبادتخانوں میں کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائے۔ کوئی گرجا مسلمانوں کی مسجد یا مکان بنانے کیلئے گرایا نہ جائے۔ غرضیکہ تاریخ اسلام میں عہد فاروقی نہایت درخشندہ عہد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول عربی (فداہ امی وابی) کا یہ ایک ایسا گوہر آبدار تھا جسنے حیرت انگیز کارہائے نمایاں دکھائے۔ خدا تعالےٰ کی ہزاروں رحمتیں اسپر ہوں؛

ملک نذیر احمد ریاض مولوی فاضل جامعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

بلگریڈ صدر مقام یوگوسلیویا میں جماعت احمدیہ

ایک احمدی مجاہد کی تبلیغی رپورٹ

قبولِ احمدیت

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ماہ فروری میں پانچ اور اصحاب کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق بخشی۔ اس ماہ میں دو تین سوسائیٹیوں میں جانے کا موقعہ ملا۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو اور احمدی جماعت کی تبلیغی کارگزاریوں کے دکھانے کے ساتھ پیغام حق پہونچایا گیا۔ اگرچہ زبان سے پوری طرح واقف نہ ہونے کے باعث بہت حد تک اظہار ما فی الضمیر میں عاجز رہا۔ تاہم اتنا ضرور سمجھا دیا۔ کہ مہدی ظاہر ہوگیا ہے۔ اور دنیا میں اس نے اپنا مشن بڑے زور شور سے پھیلاتے ہوئے اسلام کو غالب کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اور وہ اپنی اس کوشش میں دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے

تبلیغ بذریعہ دعوت

اس ماہ میں تین دفعہ دعوت دی گئی جس میں متعدد دوست آئے۔ ان میں سے قابلِ ذکر فلسطین کے ایک بہت بڑے تاجر ہیں۔ یہ مدت سے یہاں سے کچھ فاصلہ پر سکونت پذیر ہیں۔ گاہ بگاہ بلگریڈ بھی آتے رہتے ہیں۔ اس دفعہ مسلمان رسٹورنٹ میں کھانا کھانے کے دوران میں معلوم ہوا۔ کہ آپ عربی جانتے ہیں اور مسلمان ہیں۔ میں نے فوراً ان کو اور مالک رسٹورنٹ کو دعوت دی۔ جس کو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اور اتوار کے دن چھ بجے شب باوجود بارش کے تشریف لائے۔ احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہونچائی گئیں۔ متعدد ملکوں میں مساجد اور اشاعتِ اسلام کے متعلق مرکز قائم ہونے کا ذکر کیا۔ البشریٰ کے نمبر اور ان کی خواہش پر ایک پرچہ الفضل کا دیا گیا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فوٹو بھی مانگا۔ مگر افسوس اس وقت موجود نہ تھا۔ مالک رسٹورنٹ نے تو اسی وقت بیعت کا فارم پُر کردیا۔ اور اسی وقت داخل سلسلہ ہوگئے پہلے بھی ان کو گاہے بگاہے البانین زبان میں تبلیغ کرتا رہتا تھا۔ اس دن انہوں نے بالکل معاملہ صاف کردیا۔ یہ دوست اصل میں البانین نہیں۔ مدت سے یہاں رہنے کی وجہ سے یہیں کے ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کے کھانے کے لئے ہوٹل جاری کیا ہوا ہے۔ خدا کے فضل سے اچھی آمدنی ہے۔ صرف یہی ایک مسلمانوں کا ہوٹل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الاستفتار کی پانچ کاپیاں چند چیدہ چیدہ علمار کو ارسال کی گئیں۔ اور کئی تبلیغی خطوط ارسال کئے۔ یہاں سے کچھ فاصلہ پر مسلمانوں کا ایک مرکز ہے۔ وہاں بھی بعض علما کو عربی لٹریچر بھیجا۔ اور خاص بلگریڈ میں بعض مسلمان پروفیسروں اور دوسرے عیسائی یہودی ڈاکٹروں سے ملاقات ہوئی اور انگریزی لٹریچر دیا گیا۔

عید اضحیٰ

یہاں پر علمار کی رائے سے عید اضحیٰ بروز اتوار ۲۱ فروری کو ہوئی۔ باقی تمام علاقہ میں سوموار کے دن ہوئی۔ میں نے بہت زور دیا۔ کہ عید کا یہ دن نہیں ہے اور ثبوت بھی دیئے۔ دوسرے اسلامی ممالک کی شہادت پیش کی۔ مگر طوطی کی نقار خانہ میں کون سنتا ہے۔ امام صاحب اعلان کر چکے تھے۔ اس لئے ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔

اس جھگڑے کی وجہ سے لوگوں کو بہت بے لطفی ہوگئی۔ یہاں پر عموماً لوگ خود کسی تہوار کی تاریخ اور دن سے واقف نہیں ہوتے۔ یہ کام مؤذن اور امام الصلوٰۃ کا ہے۔ یہ مسئلہ بھی بڑا اعام ہے۔ کہ سوائے مسجد کے اور کہیں عید ہو ہی نہیں سکتی۔ اور کثرت سے لوگوں کے آنے کی وجہ سے امام الصلوٰۃ تین دفعہ عید پڑھاتا ہے۔ اور صرف ایک دفعہ خطبہ عربی میں حفظ کیا ہوا تجوید کے ساتھ پڑھ دیتا ہے۔

یقینی اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے کئی دوستوں کو بھی نماز میں شمولیت سے محرومی رہی۔ میں نے چند دوستوں کے ساتھ عید کی نماز پڑھائی۔ اور بعدہ عربی میں خطبہ پڑھا۔ اس دن دو کس داخلِ سلسلہ ہوئے۔ جن میں سے ایک عیسائی جرمن عورت ہے۔ اس کا خاوند مسلمان ہے اور قریباً اکیس سال ہوئے ان کی شادی ہوئی تھی۔ مگر کسی نے توجہ نہ دلائی۔ اور نہ اسلام کی خوبیاں بیان کیں۔ اس دن اور اس سے قبل مجھے خدا نے توفیق دی تو میں نے ٹوٹی پھوٹی سربین زبان میں تبلیغ کی۔ بعدہ ہمارے سب سے پہلے احمدی دوست انور صاحب نے اچھی طرح عیسائیت اور اسلام کے بعض اعمال میں فرق بتایا۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا اور عید کے دن احمدی مسلمان ہوگئی۔ اور مریم نام رکھا گیا۔ یہ خاتون اب دوسری عیسائی جرمن عورتوں کو مسلمان ہونے کی تحریک کرتی رہتی ہے۔ جو کہ مسلمانوں کے ہاں آباد ہیں۔ اور بعض نے مسلمان ہونے کا وعدہ بھی کیا ہے۔

قربانی

عید کے دن مسلم ہوٹل کے مالک رفعت اور خاکسار نے خداوند تعالےٰ کی خاص توفیق سے ایک ایک مینڈھا ذبح کیا۔ اور گوشت لوگوں میں تقسیم کیا۔

درخواستِ دعا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی خدمت میں خصوصاً و دیگر بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں عموماً عاجزانہ دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ خداوند تعالےٰ مجھے خدمت اسلام کی توفیق دے۔ اور میری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ خاکسار محمد الدین مولوی فاضل از بلگریڈ ۲۲ فروری

دی کیمل فونٹین قلم

"کیمل" کا فونٹین قلم ہندوستان کے ہر دلعزیز قلموں میں سے ہے۔ یہ ٹوٹتا نہیں ہے۔ اس کی نب ۱۴ کیرٹ گولڈ کی طلائی نب ہے۔ ہینڈ اور کلپ رولڈ گولڈ یعنے نقلی سونے کے ہیں۔ اس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ اور نب ہر طرح کی لکھائی کے لئے موزوں ہے۔ آزادی سے لکھنے کی ضمانت دی جاتی ہے۔ ایسے نفیس قلموں کے لئے غیر معمولی کم قیمت رکھی گئی ہے۔

سٹینڈرڈ سائز د عام معیار جسامت کے لئے چار روپے آٹھ آنے ہیگزیگونیل و شش پہلو کے لئے ۵ روپے۔ سینئر یعنے اعلےٰ کے لئے چھ روپے۔ لائف ٹائم زندگی کے ساتھ چلنے والا آٹھ روپے

سول ایجنٹ

ہارن بائی فونٹین پن

ڈپو نمبر ۲۰۴ ہارن بائی روڈ بمبئی

THE HORN BY FONNTAIN PEN DEPOT 204 HORN BY ROAD FORT. BOMBAY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوکل و بیرونی خریداران الفضل غور سے پڑھ لیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

الفضل کے جن خریداروں کا چندہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۷ء لغایت ۱۵ اپریل ۱۹۳۷ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں شائع کی جاتی ہے۔ یہ اس لئے اتنا عرصہ قبل شائع کی جارہی ہے۔ تا دوستوں کو علم ہو جائے۔ اور وہ مشاورت پر قیمت خود داخل کرا سکیں۔ اگر اپنا حساب دیکھنا چاہئیں۔ تو دیکھ سکیں۔ یا اپنی جماعت کے نمائندہ کے ذریعہ بھجوا سکیں۔ عدم وصول کی صورت میں اپریل کے پہلے ہفتہ میں وی پی ہوگا جس کے وصول نہ کرنے کی صورت میں پرچہ بند ہو جائے گا۔

اب کے لوکل خریداروں کے اسماء اس میں درج کر دئے گئے ہیں۔ تا وہ بھی حساب دیکھ کر قیمت داخل کرا دیں۔ ورنہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں ان کا پرچہ بھی بند ہو جائیگا۔

اس فہرست میں بعض بقایا داروں کے نام بھی ہیں۔ ان سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اسے صاف کر کے اس تنگی کے وقت الفضل کی اعانت کے ثواب میں شریک ہونگے

مینیجر

۱۲۰۸۴ محمد حنیف صاحب
۱۲۰۸۹ میر عمر خطاب خان
۱۲۰۹۱ نسیم میڈیکل ہال
۱۲۰۹۶ محمد سعید خان صاحب
۱۲۱۰۶ مولوی غلام محمد صاحب
۱۲۱۰۷ حکیم محمد عبداللہ صاحب
۱۲۱۱۳ امام الدین صاحب
۱۲۱۱۷ عزیز محمد صاحب
۱۲۱۱۹ بابو عبدالکریم صاحب
۱۲۱۲۴ عبدالکریم صاحب
۱۲۱۲۵ ملک شیر احمد صاحب
۱۲۱۲۹ غلام مجتبےٰ صاحب
۱۲۱۳۰ مستری غلام نبی صاحب
۱۲۱۳۱ مستری محمد الدین صاحب
۱۲۱۳۲ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۲۱۳۳ محمد سعید صاحب
۱۲۱۳۴ عصمت اللہ صاحب
۱۲۱۴۰ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب
۱۲۱۴۱ مولوی علی بہادر صاحب
۱۲۱۴۴ محمد یوسف صاحب
۱۲۱۴۷ شیخ انعام اللہ صاحب
۱۲۱۵۴ محمد حسین صاحب
۱۲۱۵۵ عبدالغفار صاحب
۱۲۱۵۹ ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۲۱۶۰ ڈاکٹر منظور احمد صاحب
۱۲۱۶۴ چوہدری ثناء اللہ صاحب
۱۲۱۶۵ بابو عبدالغفور صاحب
۱۲۱۶۶ منشی عبدالحمید صاحب

۱۲۱۶۸ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۲۱۶۹ خانصاحب محمد زمان خانصاحب
۱۲۱۷۵ مولوی عبدالسبوح صاحب
۱۲۱۸۰ نیاز احمد صاحب
۱۲۱۸۳ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
۱۲۱۹۵ عبدالعزیز خانصاحب
۱۲۱۹۷ محمد سعید صاحب
۱۲۲۰۴ بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۰۵ میاں محمد امیر صاحب
۱۲۲۰۶ محمد عثمان صاحب
۱۲۲۱۰ چوہدری امیر محمد صاحب
۱۲۲۱۷ ملک غلام عباس صاحب
۱۲۲۱۸ ابو نصر اللہ خان صاحب
۱۲۲۱۹ اہلیہ مولوی سید سرور شاہ صاحب
۱۲۲۲۱ مسٹر نصیر احمد
۱۲۲۲۴ شیخ عمر الدین صاحب
۱۲۲۳۳ چوہدری محمد شفیع صاحب
۱۲۲۳۴ مولوی عطاء اللہ صاحب
۱۲۲۳۹ خان ملک امان خانصاحب
۱۲۲۴۱ حکیم فضل کریم صاحب
۱۲۲۴۳ خان مطیع اللہ خانصاحب
۱۲۲۴۴ دوست محمد صاحب
۱۲۲۴۵ ڈاکٹر مرزا محمد یوسف صاحب
۱۲۲۴۶ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
۱۲۲۴۷ چوہدری ظہیر احمد صاحب
۱۲۲۴۸ ترپ دفعدار محمد عبداللہ صاحب۔

۱۲۲۴۹ چوہدری فتح محمد صاحب
۱۲۲۵۰ محمد یوسف صاحب
۱۲۲۵۱ مستری دین محمد صاحب
۱۲۲۵۵ محمد شفیع صاحب
۱۲۲۵۶ شیخ ظہیر محمد صاحب
۱۲۲۵۷ مسٹر رشید الدین صاحب
۱۲۲۵۸ چوہدری محمد حسین صاحب
۱۲۲۵۹ راجہ عبدالمجید صاحب
۱۲۲۶۱ غلام احمد صاحب
۱۲۲۶۴ محمد شریف احمد صاحب
۱۲۲۶۵ چوہدری حسین بخش صاحب
۱۲۲۶۶ حافظ عبدالعزیز صاحب
۱۲۲۶۷ چوہدری علی مرید صاحب
۱۲۲۷۰ چوہدری عبدالمجید صاحب
۱۲۲۷۲ کے۔ زیڈ احمد صاحب
۱۲۲۷۴ ڈاکٹر محمد اعظم صاحب
۱۲۲۷۶ چوہدری محمود احمد صاحب
۱۲۲۷۹ شیخ محمد اکبر صاحب
۱۲۲۸۰ مستری دین محمد صاحب
۱۲۲۸۱ شیخ عنایت الرحمٰن
۱۲۲۸۲ چوہدری فتح محمد صاحب
۱۲۲۸۴ ملک محمد طفیل صاحب
۱۲۲۸۵ قدرت اللہ صاحب
۱۲۲۸۶ احمدیہ بوٹ ہوس
۱۲۲۸۸ غلام مولا صاحب
۱۲۲۹۷ چوہدری علی محمد صاحب
۱۲۲۹۹ علی احمد صاحب
۱۲۳۰۰ ملک عبدالقادر صاحب
۱۲۳۰۳ محمد ابراہیم صاحب

۱۲۳۰۴ عبدالغنی صاحب بٹالہ
۱۲۳۰۵ بابو گلاب خان
۱۲۳۰۶ شیر خان صاحب
۱۲۳۰۸ چوہدری اللہ داد صاحب
۱۲۳۱۴ محمد عبداللہ صاحب
۱۲۳۱۵ شیخ غلام قادر صاحب
۱۲۳۱۶ بابو عبدالکریم صاحب
۱۲۳۱۷ قاضی عبدالقادر صاحب
۱۲۳۱۸ بابو فیض الحق صاحب
۱۲۳۲۲ ایس۔ ایس کھوکھر
۱۲۳۲۵ عبدالحکیم صاحب
۱۲۳۲۶ غلام سرور صاحب
۱۲۳۲۷ بی ایس سنگیر صاحب
۱۲۳۳۰ سید عبدالرشید صاحب
۱۲۳۳۲ امیر عالم صاحب
۱۲۳۳۳ چوہدری شاہنواز صاحب
۱۲۳۳۴ پیر اکبر علی صاحب
۱۲۳۳۵ مولوی سلطان الدین صاحب
۱۲۳۳۶ مولوی محمد صدیق صاحب
۱۲۳۴۲ ملک ولایت خان
۱۲۳۴۳ ملک محمد خان صاحب
۱۲۳۴۶ شیخ عبدالرحمٰن صاحب
۱۲۳۴۷ منشی امام الدین صاحب
۱۲۳۴۹ بابو عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۵۰ بابو شاہ عالم صاحب
۱۲۳۵۱ چوہدری فیض احمد صاحب
۱۲۳۵۲ منشی غلام مرتضےٰ صاحب
۱۲۳۵۳ سید محمد یوسف شاہ صاحب
۱۲۳۵۵ لائبریری۔
۱۲۳۵۷ شیر دل صاحب
۱۲۳۶۰ بابو محمد یعقوب صاحب
۱۲۳۶۱ مولوی خیر الدین صاحب
۱۲۳۶۳ مولوی عبدالکریم صاحب
۱۲۳۶۵ شاہ محمد صاحب
۱۲۳۶۹ مولوی عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۴ ملک محمد حسین صاحب
۱۲۳۷۸ ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۱۲۳۷۵ مخدوم محمد ایوب صاحب
۱۲۳۸۰ عطاء الرحمٰن صاحب
۱۲۳۸۲ چراغ دین صاحب
۱۲۳۸۵ چوہدری محمد حیات صاحب
۱۲۳۸۶ میاں عبدالعزیز صاحب
۱۲۳۸۷ مستری الٰہی بخش صاحب

۱۲۳۸۸ بابو احمد جان صاحب
۱۲۳۹۰ بابو فیض محمد صاحب
۱۲۳۹۳ محمد زمان صاحب
۱۲۳۹۸ شیخ محمد اسماعیل صاحب
۱۲۴۰۰ میاں عبدالواحد صاحب
۱۲۴۰۲ حوالدار میجر علی محمد صاحب
۱۲۴۰۷ صوفی علی محمد صاحب
۱۲۴۱۰ ماسٹر کالے خان
۱۲۴۱۲ نذر محمد گلزار محمد صاحب
۱۲۴۱۳ میاں عبدالرشید صاحب
۱۲۴۱۴ حافظ فیض احمد صاحب
۱۲۴۱۶ ملک نبی محمد صاحب
۱۲۴۱۷ شیخ عبدالغنی صاحب
۱۲۴۱۸ حاجی جلال الدین صاحب
۱۲۴۲۱ خواجہ محمد شریف صاحب
۱۲۴۲۲ میاں غلام محمد صاحب
۱۲۴۲۳ سیکرٹری میونسپل
۱۲۴۲۸ محمد یوسف صاحب
۱۲۴۳۴ چوہدری محمد فیروز خان
۱۲۴۳۵ شیخ فضل کریم صاحب
۱۲۴۳۹ ملک عبدالستار صاحب
۱۲۴۴۲ مولوی کرم الٰہی صاحب
۱۲۴۴۴ محمد اسماعیل صاحب
۱۲۴۴۵ لعل دین صاحب
۱۲۴۴۷ اسلم حیات صاحب
۱۲۴۵۱ غلام حسین صاحب
۱۲۴۵۳ عبدالرؤف صاحب
۱۲۴۵۵ سید محمد عبدالحمید صاحب
۱۲۴۶۱ عبدالرحیم صاحب
۱۲۴۶۲ شیخ بشیر احمد صاحب
۱۲۴۶۴ مرزا غلام محی الدین صاحب
۱۲۴۶۵ شیخ محمد اسماعیل صاحب
۱۲۴۶۶ ڈاکٹر نثار بخش صاحب
۱۲۴۶۷ میر ظفر اللہ صاحب
۱۲۴۶۸ غلام حسین صاحب
۱۲۴۶۹ محمد یوسف علی صاحب
۱۲۴۷۴ جنرل ٹریڈنگ
۱۲۴۷۷ امام الدین صاحب
۱۲۴۷۸ سکینہ بی بی صاحبہ
۱۲۴۸۰ چوہدری راجے خان
۱۲۴۸۸ " کرم الٰہی صاحب
۱۲۴۸۵ عزیز اللہ صاحب
۱۲۴۹۰ ملک عنایت اللہ صاحب

۱۲۴۹۱ ماسٹر فضل الٰہی صاحب
۱۲۴۹۲ نواب الدین صاحب
۱۲۴۹۳ چوہدری عصمت اللہ صاحب
۱۲۴۹۵ مستری محمد زمان صاحب
۱۲۴۹۶ فضل الٰہی صاحب
۱۲۵۰۴ مولوی احمد الدین صاحب
۱۲۵۰۶ سکرٹری صاحب
۱۲۵۰۸ لائبریرین صاحب
۱۲۵۰۹ سیکرٹری صاحب
۱۲۵۱۰ محمد منیر صاحب
۱۲۵۱۱ سردار محمد صاحب
۱۲۵۱۳ حامد علی صاحب
۱۲۵۱۴ شیخ عالمگیر صاحب
۱۲۵۱۵ ملک عبدالرحمٰن صاحب
۱۲۵۱۶ چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۲۵۱۷ شیخ طالع مند صاحب
۱۲۵۱۸ منشی صدر الدین صاحب
۱۲۵۱۹ مولوی رحمت اللہ صاحب
۱۲۵۲۰ چوہدری خوشی محمد صاحب
۱۲۵۲۲ بابو مولا بخش صاحب
۱۲۵۲۳ مولوی محمد سعید صاحب
۱۲۵۲۴ مرزا محمد صدیق صاحب
۱۲۵۲۵ ماسٹر عطاء محمد صاحب
۱۲۵۲۶ ملک فضل الدین صاحب
۱۲۵۲۷ ملک غلام محمد صاحب
۱۲۵۲۸ امۃ السلام بیگم صاحبہ
۱۲۵۳۱ چوہدری اللہ رکھا صاحب
۱۲۵۳۲ منشی محمد خان صاحب
۱۲۵۳۴ ملک عبدالمالک صاحب
۱۲۵۳۵ بابو غلام مصطفےٰ صاحب
۱۲۵۳۶ عبدالرشید صاحب
۱۲۵۴۴ شیخ محمد رفیع صاحب
۱۲۵۴۸ عزیز محمد صاحب
۱۲۵۵۰ عبدالحق صاحب
۱۲۵۵۱ مراد بخش صاحب
۱۲۵۵۳ چوہدری فتح محمد صاحب
۱۲۵۵۴ بابو رحمت خان صاحب
۱۲۵۵۵ بدر الدین صاحب
۱۲۵۵۶ شیخ غلام نبی صاحب
۱۲۵۵۸ مستری غلام محمد صاحب
۱۲۵۵۹ خواجہ نظام الدین صاحب
۱۲۵۶۰ مولوی محمد حسن صاحب
۱۲۵۶۳ بابو محمد بخش صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲۵۶۴- محمد مستقیم صاحب
۱۲۵۶۸- فیروز الدین صاحب
۱۲۵۷۰- حافظ بشیر احمد صاحب قادیان
۱۲۵۷۲- ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۲۵۷۷- غلام محمد صاحب
۱۲۵۸۰- میاں وہاب الدین صاحب
۱۲۵۸۱- ڈاکٹر اے کے خاں "
۱۲۵۸۵- شاد صاحب
۱۲۵۸۸- عبد الحکیم صاحب
۱۲۵۸۹- میاں عطاء الرحمن صاحب
۱۲۵۹۱- مرزا عنایت بیگ صاحب
۱۲۵۹۸- چوہدری فتح محمد صاحب
۱۲۶۰۱- آغا واجد علی خاں صاحب
۱۲۶۰۴- حمید اللہ خاں صاحب
۱۲۶۰۷- چوہدری مبارک احمد صاحب
۱۲۶۰۸- چوہدری محمد الدین صاحب
۱۲۶۰۹- ملک محمد علی صاحب
۱۲۶۱۰- ملک محمد حسین صاحب
۱۲۶۱۲- چوہدری محمد نذیر صاحب
۱۲۶۱۳- چوہدری سردار احمد صاحب
۱۲۶۱۴- " عدالت علی صاحب
۱۲۶۱۵- حکیم ملک بیر احمد صاحب
۱۲۶۱۶- محمد یامین صاحب قادیان
۱۲۶۱۹- حوالدار عبد اللطیف صاحب
۱۲۶۲۱- ایم الیف خان صاحب
۱۲۶۲۳- بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۲۴- بابو ظہور حسین صاحب
۱۲۶۲۵- مولوی محمد حسین صاحب
۱۲۶۲۶- مولوی چراغ الدین صاحب
۱۲۶۲۸- ایم نذیر حسین صاحب
۱۲۶۲۹- شیخ محمد احمد صاحب
۱۲۶۳۰- مولوی سلیم اللہ صاحب
۱۲۶۳۱- مولوی شیخ محمد صاحب
۱۲۶۳۵- حبیب اللہ صاحب
۱۲۶۳۸- دی ہوزری فیکٹری قادیان
۱۲۶۴۰- بابو غلام حسین صاحب
۱۲۶۴۱- چوہدری فضل الدین صاحب
۱۲۶۴۴- فضل الدین صاحب
۱۲۶۴۷- کریم بخش صاحب
۱۲۶۵۱- ایم محمد اقبال صاحب
۱۲۶۵۲- عبد الرحیم صاحب
۱۲۶۵۵- عبد الغنی صاحب قادیان
۱۲۶۵۹- ابو الفضل محمود صاحب قادیان

۱۲۶۶۰- جماعت فضل حسین صاحب قادیان
۱۲۶۶۱- نواب الدین صاحب "
۱۲۶۶۳- مولوی خیر الدین صاحب
۱۲۶۶۷- مستری غلام رسول صاحب
۱۲۶۶۸- مسعود احمد صاحب
۱۲۶۷۷- علی محمد صاحب
۱۲۶۷۹- محمد یوسف خان صاحب
۱۲۶۸۱- حامد حسین صاحب
۱۲۶۸۲- مرزا مشتاق صاحب

۱۲۶۹۰- محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۶۹۳- مرزا محمد حسین صاحب
۱۲۶۹۵- عبد الرحمن صاحب
۱۲۶۹۶- غلام محمد صاحب قادیان
۱۲۶۹۸- بشیر احمد صاحب
۱۲۶۹۹- میاں احمد الدین صاحب
۱۲۷۰۰- مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۷۰۱- بابو احمد جان صاحب
۱۲۷۰۷- عبد الرحیم صاحب

۱۲۷۰۸- عنایت اللہ صاحب
۱۲۷۰۹- شیخ اللہ بخش صاحب قادیان
۱۲۷۱۰- شیخ نبی بخش صاحب
۱۲۷۱۳- قریشی احمد شفیع صاحب
۱۲۷۲۲- محمد عبد اللہ خاں صاحب
۱۲۷۲۳- شیخ جلال الدین صاحب
۱۲۷۲۸- محمد الدین صاحب
۱۲۷۲۹- سخاء اللہ صاحب
۱۲۷۳۰- قدرت اللہ صاحب قادیان

۱۲۷۳۵- ملک مبارک احمد صاحب
۱۲۷۳۵- برکت علی صاحب
۱۲۷۳۶- ملک بشارت ربانی
۱۲۷۳۷- مرزا عطاء اللہ صاحب
۱۲۷۳۹- مرزا مولا بخش صاحب
۱۲۷۴۲- شیخ برکت اللہ صاحب
۱۲۷۴۳- سید بہادل شاہ صاحب
۱۲۷۴۴- مولوی محب الرحمن صاحب
۱۲۷۴۵- غلام محمد صاحب ثالث

۱۲۷۵۳- حکیم محمد جمیل صاحب
۱۲۷۵۴- راجہ فضل الرحمن صاحب
۱۲۷۵۶- غلام نبی صاحب
۱۲۷۵۷- ملک خدا بخش صاحب
۱۲۷۵۸- محبوب عالم صاحب
۱۲۷۵۹- چوہدری عبد الاحد صاحب
۱۲۷۶۰- شیخ خدا بخش صاحب
۱۲۷۶۱- حکیم محمد حسین صاحب

امرت دھارا کے چھتیسویں ۳۶ سالانہ جلسہ کی خوشی میں ماہ مارچ میں "امرت دھارا" اور اس کے مرکبات ۳/۴ قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر ملیں گی!

گھر میں رکھنے والی چھ چیزیں جن کا ثانی دوسرا نہیں

یہ سب آخیر مارچ تک ۳/۴ قیمت پر ملیں گی۔ دیگر ادویات و کتب نصف قیمت پر ملینگی۔ نیچے اصل قیمتیں درج ہیں

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

لاہور کے مشہور و معروف حکیم کوی نود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی ایجاد ہے جس نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ باقی پانچوں ادویات اس عجیب الاثر دوائی کی ملاوٹ سے تیار کی جاتی ہیں۔ لاکھوں استعمال کرنے والوں میں سے ۴۰ ہزار سے اوپر لکھ کر اپنی رائے بھیج چکے ہیں کہ

امرت دھارا ہر گھر اور ہر جیب میں موجود رہنی چاہیئے

یہ ایک ہی دوائی کھانے اور لگانے سے تقریباً کل امراض یا حادثات کا قطعی علاج ہے ہر قسم کی اندرونی و بیرونی درد۔ نزلہ۔ کھانسی۔ زکام۔ دمہ۔ بخار۔ ہیضہ۔ انفلوانزا۔ پلیگ۔ نمونیا۔ چوٹ۔ زخم۔ پھوڑا۔ پھنسی۔ سانپ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنگ کوئی بیماری نہیں۔ جو یہ دور نہ کرے قیمت دو روپے آٹھ آنہ ۲/۸ نصف ۱/۴ نمونہ ۸/ر

امرت دھارا مرہم (رجسٹرڈ)

بہت سی مدت جلدی امراض کے دور کرنے والی ادویات کو اپنی مشہور و معروف دوائی امرت دھارا کے ساتھ ملانے سے تیار کی گئی ہے۔ امرت دھارا مرہم میں

کوئی حیوانی چربی شامل نہیں ہے

امرت دھارا مرہم تقریباً تمام جلدی امراض کیواسطے بے نظیر ہے۔ تمام قسم کے زخم۔ چوٹ۔ بگڑے پھوڑے۔ پھنسیاں۔ خارش۔ داد۔ چنبل۔ ایگزیما۔ چھالے۔ ہاتھ پاؤں کا پھٹنا۔ سوزش جلد۔ چلدی والے زخم۔ ہائے آتشک۔ بواسیر۔ مچھر۔ بھڑ وغیرہ کا ڈنگ۔ آگ یا گرم پانی یا تیزاب وغیرہ سے جلنا سب اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے گہرے زخم اتنی جلدی بھرنے شروع ہوتے ہیں کہ بڑے بڑے ڈاکٹر حیران رہ جاتے ہیں عجیب مرہم ہے قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ)

امرت دھارا صابن (رجسٹرڈ)

اس صابن میں جو خوبی ہے وہ کسی میں نہیں۔ یہ صابن جلدی امراض جیسے داد۔ چنبل۔ پھوڑے۔ پھنسی۔ پتی۔ خارش۔ گرمی والے کیل۔ چھائیاں وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ مگر کاربالک سوپ وغیرہ کی طرح بدبودار نہیں ہے بلکہ روزانہ استعمال کے لئے لاثانی چیز ہے۔ میل کو فوراً دور کرتا ہے۔ چہرے کو نرم اور خوبصورت بناتا ہے۔ ڈس انفکٹنٹ (جرم کش) اول درجہ کا ہے۔

اس واسطے وبائی دنوں میں باہر سے آکر اس سے ہاتھ دھونے چاہئیں!

جب سے ہم نے یہ صابن مشتہر کیا ہے۔ پبلک نے اس کو بہت پسند کیا ہے۔ قیمت تین ٹکیہ کا بکس صرف چودہ آنے۔ فی ٹکیہ ۵/ر

امرت دھارا النورنجز یعنی امرت دھارا کی میٹھی ٹکیہ (رجسٹرڈ)

ولایت سے پیپرمنٹ کی ٹکیہ وغیرہ برائے فروخت ہندوستان میں آتی ہیں۔ ہم نے امرت دھارا کی ٹکیہ تیار کی ہیں جن کے ذریعے بچے اور نازک مزاج تک بھی امرت دھارا کو نہایت خوشی سے کھا سکتے ہیں۔ آپ جیب میں ہر وقت امرت دھارا ٹکیہ کو رکھ سکتے ہیں۔ اور ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان کے چوسنے سے حسب ضرورت امرت دھارا کا فائدہ ہونے کے ساتھ ساتھ دانتوں اور مسوڑھوں کی امراض۔ بلغم۔ خراش گلو۔ گلے پڑنا۔ کھانسی وغیرہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ بچوں کو کھو کہ بدیسی ٹکیہ و گولیاں وغیرہ کھانے کی بجائے ان کو پاس رکھا کریں۔

قیمت فی ڈبیہ ایک سو ٹکیہ ۱۲/ر

امرت دھارا بام

یہ بام خاص طور پر تمام قسم کی دردوں کے واسطے اکسیر ہے۔ جہاں درد۔ سوجن۔ اینٹھن۔ چڑنا۔ تڑنا۔ کرید نا وغیرہ ہو۔ اس جگہ کے لئے اس سے بڑھ کر آرام دینے والی بام نہ ملے گی گنٹھیا۔ گوٹ۔ درد چھاتی وغیرہ سب میں استعمال ہو سکتی ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

امرت دھارا الوشن

اس کے غرارے کرنے سے منہ و دانت و گلا کی عفونت دور ہوتی ہے اور منہ کی بیماریاں نہیں ہوتیں اگر مسوڑھے پھٹ جاتی ہیں۔ دانت مضبوط رہتے ہیں حجامت کے بعد مل لینے سے استرا لگنے کا اثر نہیں ہوتا۔ بالوں پر ملنے سے بال مضبوط رہتے ہیں۔ گلے کی خرابیاں۔ دانتوں کی عفونت۔ گندہ دہنی۔ مچھر وغیرہ کاٹنے پر لگا سکتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ

خط و کتابت و تار کا پتہ امرت دھارا ۱۲ لاہور

المشتہر— مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

باجلاس جناب چودھری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل و ضلع ملتان

حسن بخش و محمد افضل و کریم بخش پسران حاجی گل محمد اقوام بھٹہ سکنائے حسین آگاہی ملتان شہر۔ فریق اول

بنام

سوہاندرمل و بیجومل پسران کھیماں مل و مانک مل نابالغ ولد راماں بولایت نیجومل اقوام اڑورہ و نور محمد ولد احمد بخش و خان محمد ولد غلام رسول و حسین بخش و اللہ دہ سایا پسران فاضل و قادر بخش ولد کریم بخش و رحیم بخش و رحمان و پہلوان پسران اللہ بخش و محمد دین و اللہ وسایا پسران حاجی مزارعان موروثی سکنائے موضع قصبہ تحصیل ملتان فریق ثانیان

درخواست تقسیم اراضی کھیوٹ نمبر ۲۳۴ کھتونی نمبر ۱۱۸۸ تا ۱۱۹۳ خسرہ نمبرات ۸۰۳۵ تا ۸۰۵۵ و ۸۰۵۷ تا ۸۰۹۶ واقع موضع قصبہ تحصیل ملتان

اشتہار

بمقدمہ صدر۔ فریق ثانیان مذکورہ بالا کو عرصہ سے بذریعہ اطلاع نامہ جات تقسیم طلب کیا جا رہا ہے۔ مگر وہ تاحال حاضر عدالت نہیں ہو رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حاضری عدالت سے گریز کر رہے ہیں۔ اس لئے جملہ فریق ثانیان مذکورہ بالا کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۳۔۴۔۳۷ کو بمقام ملتان بغرض بیان دہی حاضر عدالت آویں۔ ورنہ ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ تحریر ۳۔۳۷ ۱۹

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

ضرورت رشتہ

ایک معزز اور صاحب حیثیت دوست جن کی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں۔ نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ لڑکی کی عمر ۲۰ سال سے ۳۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ بیوہ بھی ہو تو چنداں مضائقہ نہیں مگر پہلی اولاد کوئی نہ ہو۔ صورت و سیرت کی خوبی اور دینداری و سلیقہ شعاری ضروری ہے۔ قومیت کی کوئی قید نہیں۔ مفصل حالات کے لئے خط و کتابت م۔ معرفت مینیجر صاحب الفضل ہو۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجیے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اسکے استعمال سے ۱۴ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اسکے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

اطلاع

ایک قطعہ زمین ۱۳ مرلہ متصل نور ہسپتال فروخت کرتا ہوں جس کے تین طرف کوچہ ہے۔ اور یہ قطعہ نور ہسپتال کے جانب جنوب اور جہلم ہاؤس کے مابین ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ مجھ سے قیمت کا فیصلہ کر لیں۔ فقط

ڈاکٹر قاضی لعل الدین پنشنر دار الفضل۔ قادیان

مخزن نعمت

پانچواں ایڈیشن مع ترمیم و اضافہ۔ روٹیاں، کیک، بسکٹ، کھانے، مٹھائیاں، چٹنیاں، اچار، مربے

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں شب دیگ قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دوپیازے قسم قسم کے کباب۔ بھرتے۔ دالیں مچھلی بٹیرے وغیرہ انواع و اقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں اور کھچڑیاں سویاں پڈنگ قسم قسم کے نان۔ پراٹھے۔ روٹی۔ پوری۔ کلچہ باقر خانی۔ چینی طرح طرح کی خستہ اور لذیذ مٹھائیاں مثلاً بالوشاہی۔ جلیبی۔ شکر پارہ۔ گھیور۔ گلاب جامن۔ قسم قسم کے لڈو گل گلے۔ پیڑے۔ برفی۔ قلاقند۔ ریوڑی۔ گزک۔ رس گلے۔ الائچی دانے۔ اکبریاں اور اندرسے وغیرہ اور انواع و اقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام سیب۔ انار۔ خشخاش۔ شہتوت۔ لیموں۔ صندل۔ بنفشہ۔ عناب۔ سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں۔ ہر قسم کے اچار۔ اور ہر طرح کے مربے تیار کرنا نیز بگڑتے ہوئے کھانوں کو درست کر لینا۔ مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب۔ تازہ اور باسی دودھ کی پہچان۔ گندے انڈوں کی شناخت۔ مکھن۔ گھی۔ اور پنیر کے متعلق ہدایات۔ کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ مع محصول ڈاک

ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہار نیلام

در معاملہ جائداد چودھری محمد فضل الٰہی دیوالیہ لاہور

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جائداد متعلقہ چودھری محمد فضل الٰہی صاحب دیوالیہ مفصلہ ذیل تاریخوں مورخہ ۲۶ مارچ ۲۷ مارچ ۲۸ مارچ اور ۲۹ مارچ ۱۹۳۷ء کو برسر موقعہ دس بجے نیلام کی جاوے گی۔ اور اختتام بولی پر بولی دہندہ سے بولی کا زر چہارم برسر موقعہ نقد وصول کیا جاویگا۔ بقایا شرائط نیلام موقعہ پر سنائی جائیں گی۔ تفصیل جائداد ہمارے دفتر سے صبح دس بجے سے شام چار بجے تک حاصل کر سکتے ہیں۔ چونکہ جائداد مختلف جگہ پر واقع ہے۔ اس لئے ہر ایک جائداد کے بالمقابل تاریخ نیلام درج کر دی ہے۔

تفصیل جائداد	تاریخ نیلام
۱۔ ایک عدد حویلی واقعہ کٹڑہ حکیماں والا بازار حکیماں اندرون امرتسر	۲۶ مارچ ۱۹۳۷ء بروز جمعہ
۲۔ تین عدد مکانات ایک کھولہ واقع موضع شاہدرہ	۲۷ مارچ ۰ بروز ہفتہ
۳۔ سفید زمین رقبہ ۵ کنال ۱۵ مرلے واقعہ ریلوے روڈ متصل چوک ریلوے روڈ و برانڈرتھ روڈ لاہور	۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء بروز اتوار
۴۔ ایک عدد احاطہ واقعہ چیمبرلین روڈ اندرون احاطہ حاجی قادر بخش لاہور	۲۹ مارچ ۱۹۳۷ء بروز پیر

حسب الحکم عدالت عالیہ ہائی کورٹ لاہور

خواجہ نذیر احمد اسپیشل آفیشل ریسیور برائے صوبجات پنجاب و دہلی

۱۱۱ اے۔ ایبٹ روڈ۔ لاہور

حقایق و معارف کے لحاظ سے بیش بہا مگر قیمت کے لحاظ سے بیحد ارزاں کتابیں

جو بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے

جلسہ سالانہ پر شائع کی تھیں۔ اب تھوڑی تعداد میں باقی رہ گئی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ انہیں جلد سے جلد خرید لیں۔ ورنہ بعد میں یہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکیں گی بلکہ مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے دوستوں کی معرفت اگر منگوائی جائیں۔ تو محصولڈاک بھی بچ سکتا ہے۔ اور جس جگہ سے کوئی نہ آسکے وہاں کے دوست مل کر اکٹھا آرڈر بھیجیں۔ تاکہ کتابیں بذریعہ ریلوے بھیجی جائیں۔ اس طرح بھی محصولڈاک کی کافی بچت ہو سکتی ہے۔ چونکہ کتابیں تھوڑی تعداد میں باقی ہیں۔ اس لئے انہی کے آرڈروں کی تعمیل ہو سکے گی۔ جو پہلے آئیں گے۔

بیس ۲۰ نادر کتابوں کا سیٹ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیس ۲۰ نادر و نایاب کتابیں جو سالہا سال سے ختم اور کمیاب تھیں چھپ گئی ہیں۔ ان کا سائز بڑا کاغذ اچھا۔ لکھائی خوشخط چھپائی اعلیٰ۔ ٹائیٹل دیدہ زیب حجم ایک ہزار صفحہ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ اور قسم اعلیٰ کی قیمت اڑھائی روپیہ دعہ ہے)

اس سیٹ میں مندرجہ ذیل کتابیں شامل ہیں۔

۱۔ اتمام الحجۃ۔ ۲۔ اربعین۔ ۳۔ ضرورۃ الامام ۴۔ سراج منیر۔ ۵۔ استفتاء اردو۔ ۶۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ ۷۔ تحفہ ندوہ۔ ۸۔ پیغام صلح۔ ۹۔ نسیم دعوت ۱۰۔ آریہ دھرم۔ ۱۱۔ ضیاء الحق۔ ۱۲۔ چشمہ مسیحی۔ ۱۳۔ حجۃ اللہ۔ ۱۴۔ کشف الغطاء۔ ۱۵۔ الانذار۔ ۱۶۔ ریویو مباحثہ بٹالوی چکڑالوی۔ ۱۷۔ تجلیات الٰہیہ۔ ۱۸۔ احمدی و غیر احمدی میں فرق ۱۹۔ حقیقۃ المہدی۔ ۲۰۔ الندا من وحی السماء

ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ

اس میں حضور انور کے ملفوظات سلسلہ کے مختلف اخبارات و رسائل سے جمع کئے گئے ہیں۔ جو پڑھنے سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ دوست اس نادر اور بیش بہا حقائق و معارف کے ذخیرہ کو ضرور خریدیں گے۔ اور خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔ سائز بڑا کاغذ اچھا۔ لکھائی چھپائی عمدہ تعداد صفحات ۴۶۰۔ مگر قیمت صرف ۱۲ ؍ مجلد کی عہ قسم اول کی قیمت عہ مجلد کی ۱ ؍ ۔

تحقیق جدید متعلقہ قبر مسیح

مصنفہ حضرت قبلہ مفتی محمد صادق صاحب

حضرت مفتی صاحب نے کئی سال کی محنت تلاش اور تحقیق کے بعد ملک کے دور دراز علاقوں کا سفر کرنے اور سینکڑوں کتابیں پڑھنے کے بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کے متعلق یہ بھی ایک نہایت ہی محققانہ کتاب "تحقیق جدید متعلقہ قبر مسیح" لکھی ہے جو ہر ایک علم دوست اور حق پسند شخص کو پڑھنی چاہیئے اگر احباب جماعت اپنے ہاں کے سمجھدار سلیم الطبع اور علم دوست غیر احمدیوں کو یہ تحفۃً دیں۔ تو انشاء اللہ تبلیغ کے لئے نہایت مفید اور موثر ثابت ہو گی۔ اس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور آپ کی والدہ اور حواریوں کا ہندوستان میں آنا۔ اور اہل کشمیر کا بنی اسرائیل ہونا کشمیری زبان اور عبرانی زبان کا تطابق پرانی عمارتوں پرانی دستاویزوں پرانی روایتوں اور پرانی کتابوں کی شہادتوں سے روز روشن کی طرح ثابت کیا گیا ہے۔ نیز زمانہ حال کے بھی بہت سے یورپین محققین کی شہادتیں جمع کی گئی ہیں۔ مزید برآں ۱۵ عدد عکسی فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ جس نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی مزین کر دیا ہے۔ ۵ عدد فوٹو۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ حجم ۱۸۰ صفحہ کے باوجود قیمت قسم اول بغیر جلد ۸ ؍ اور مجلد ۱۰ ؍ قسم دوم بغیر جلد ۶ ؍ اور مجلد ۷ ؍ توقع ہے۔ کہ احمدی دوست اس نادر اور بہترین کتاب کے متعدد نسخے خرید کر اپنے ہاں کے غیر احمدی دوستوں کو تحفۃً دینگے اور خود بھی پڑھیں گے۔ اور فائدہ اٹھائیں گے۔

ذکر حبیب علیہ السلام

یہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی نہایت ہی لطیف اور پاکیزہ تالیف ہے۔ اس میں آپ نے اپنے محبوب آقا کے چشم دید حالات رقم فرمائے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ حضور کے بعض نادر خطوط۔ مقولے۔ تقریریں۔ نصائح اور ملفوظات بھی جمع کئے ہیں۔ ان کے علاوہ ان مختلف قسم کی سواریوں۔ مکانوں۔ کمروں۔ منبر۔ وغیرہ کے بھی فوٹو دئے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استعمال میں آتے رہے الغرض یہ گوناگوں دلچسپیوں کا مجموعہ اس قابل ہے کہ دوست خریدیں۔ خود بھی پڑھیں۔ اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھائیں۔ جس سے ان کا تزکیہ نفس ہوگا روح کو تسلی اور سکینت حاصل ہوگی۔ اور ذکر حبیب پڑھ کر وصل حبیب کا لطف بھی آئیگا۔ سائز بڑا۔ حجم ساڑھے چار سو صفحہ۔ کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی عمدہ۔ ۱۶ عدد فوٹو۔ مگر قیمت صرف ۱۴ ؍ مجلد عہ قیمت قسم اول عہ مجلد عہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار:۔ مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ دیوان بہادر گوپال سوامی آئینگر آئی سی ایس مدراس پر اونشل سروس کو کشمیر کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔

کراچی ۲۲ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گورنر سندھ نے سر غلام حسین ہدایت اللہ کو کابینہ کی تشکیل کے لئے مدعو کیا۔ گورنر سے ملاقات کے بعد انہوں نے نمائندہ پریس سے دوران ملاقات میں کہا۔ کہ کابینہ کے ارکان کا فیصلہ دو تین دن تک ہو جائے گا۔

رنگون ۲۲ مارچ۔ آج شام رنگون کے تجارتی مرکز بڑا بازار میں خوفناک آتشزدگی کی واردات ہو گئی کئی ایک عمارتیں جن میں بدھوں کا ایک معبد بھی شامل ہے جل کر راکھ ہو گئیں نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ "ملاپ" ۲۲ مارچ لکھتا ہے۔ کہ کانگرس نے وزارتیں قبول کرنے کے متعلق جو شرط عاید کی تھی اس سلسلہ میں ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے صوبجاتی گورنروں سے استصواب رائے کیا۔ جس کے جواب میں گورنروں نے لکھا ہے۔ کہ اس شرط کے متعلق کوئی مشکل پیدا نہیں ہو گی۔

دہلی ۲۲ مارچ۔ یو پی کی مجلس وزراء کی تشکیل کے لئے گورنر یو پی نے پنڈت گووند بلبھ پنت کو دعوت دی ہے۔ جو انہوں نے منظور کر لی ہے

ہمیڈرڈ ۲۲ مارچ۔ ہسپانیہ کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ باغیوں کا زور کم ہو گیا ہے۔ اور سرکاری فوجیں پیش قدمی کر رہی ہیں۔ معاہدہ عدم مداخلت کے نفاذ کے بعد بھی اطالیہ اور جرمنی سے رضا کار باغیوں کی امداد کے لئے پہنچ رہے ہیں اس وقت ڈیڑھ لاکھ رضا کار باغیوں کے لشکر میں موجود ہیں۔

بیروت ۲۲ مارچ۔ شام اور فلسطین کی سرحد پر مسافروں کی ایک لاری پر ختشت باری کی گئی۔ لاری میں پولیس کے دو سپاہی تھے۔ انہیں گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ اور لاری کو آگ لگا دی گئی۔

کلکتہ ۲۲ مارچ۔ کل کلکتہ۔ بوگرا سلہٹ۔ آسام اور ڈھبری میں دس بجے کے بعد زلزلہ کا جھٹکہ محسوس کیا گیا۔ ڈھبری میں زلزلہ کا جھٹکہ تقریباً ایک منٹ تک جاری رہا۔ اور کئی مکانات کی دیواریں پھٹ گئیں۔

رنگون ۲۲ مارچ۔ آج جب برما کے دارالمندوبین کا اجلاس شروع ہوا۔ تو صدر نے گورنر برما کی طرف سے ایک پیغام پڑھ کر سنایا جس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ دارالمندوبین نے برما فنانشل بل کو نامنظور کر دیا ہے اس لئے گورنر برما نے اپنے اختیارات خصوصی کے ماتحت اس بل کی بعض ترمیموں کو منظور کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ گورنر بہار نے مسٹر سری کرشن سنہا کو جو بہار اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر ہیں صوبہ بہار کی وزارت کے سلسلہ میں تبادلہ خیالات کرنے کے لئے پیغام ارسال کیا ہے۔

نئی دہلی ۲۲ مارچ۔ گذشتہ چند دنوں میں حکومت کے خلاف شمالی وزیرستان کے پٹھانوں کی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ ۱۸ مارچ کو میران شاہ میں پٹھانوں اور سرکاری فوج کے درمیان باقاعدہ لڑائی ہوئی۔ کل بھی اکی کیمپ پر ۳۰ کے قریب پٹھانوں نے حملہ کر دیا۔ ان لڑائیوں میں حکومت کے ۳ افسر ہلاک اور ۷ زخمی ہوئے ہیں۔ راولپنڈی اور کیمل پور سے بدستور سرکاری افواج آزاد قبائلی علاقہ میں بھیجی جا رہی ہیں

امرتسر ۲۲ مارچ۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے ۲ پائی سے ۳ روپے ۸ آنے تک۔ نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک روئی ۱۷ روپے ۴ آنے سونا ۳۶ روپے ۱ آنہ اور چاندی ۵۴ روپے ہے۔

دہلی ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے آج کانگرس کی مجلس عاملہ اور مختلف صوبوں کے کانگرسی لیڈروں کے درمیان وزارتیں مرتب کرنے کے متعلق جو تبادلہ خیالات ہوا۔ اس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ کانگرسی وزیر ۵۰۰ روپیہ ماہوار سے زیادہ تنخواہ نہیں لیں گے۔ نیز کانگرسی اکثریت کے صوبوں میں ایڈووکیٹ جنرل کی تنخواہ بھی اسی قدر ہو گی۔

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ کل اسمبلی میں صدر نے گورنر جنرل کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں ہاؤس سے بل کو اس کی اصلی صورت میں پاس کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ اور کھانڈ پر محصول داخلی کو بڑھانے اور پوسٹ کارڈ کی قیمت تین پیسے رکھنے کے متعلق ترامیم کو بحال کیا گیا تھا۔ سفارش کردہ بل میں صرف رجسٹرڈ اخبارات کے محصول کے متعلق معمولی سی تبدیلی کی گئی ہے۔ سر جیمز گرگ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر کھانڈ اور پوسٹ کارڈ کے متعلق غیر سرکاری ترمیموں کو منظور کر لیا جائے۔ تو بالترتیب ڈیڑھ کروڑ اور ۵۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوتا ہے۔ مسٹر ڈیسائی اور سر کاؤس جی جہانگیر اور مسٹر گووند بلبھ پنت کی مخالفانہ تقریروں کے بعد وائسرائے کا سفارش کردہ بل نامنظور کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۲ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر بالڈون کے ریٹائر ہونے پر مسٹر نیول چیمبرلین وزیر اعظم بن جائیں گے ان کے وزیر اعظم بن جانے پر چانسلر ایکسچیکر کا عہدہ سر جان سائمن کے سپرد کر دیا جائے گا۔

بیت المقدس ۲۲ مارچ۔ سر آرتھر واچوپ ہائی کمشنر فلسطین کی فلسطین میں واپسی پر حکومت برطانیہ فلسطین کی بد امنی دور کرنے کے لئے سخت ذرائع اختیار کر رہی ہے۔ ایک نئے آرڈر ان کونسل کے ذریعہ ہائی کمشنر کو حفاظتی قواعد مرتب کرنے کے وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں۔ فلسطین میں اسلحہ کی درآمد اور مسلح حملہ آوروں کی روک تھام کے لئے برطانویوں۔ عربوں۔ اور یہودیوں پر مشتمل ایک نئی فوج تیار کی جائے گی۔ گلیلی میں یہودیوں کی نوآبادیوں کی حفاظت کے لئے ۷۰۰ مخصوص یہودیوں پر مشتمل پولیس بھرتی کی جائے گی۔

ویلنشیا ۲۱ مارچ۔ حکومت نے خونریز جنگ کے بعد بریگو ٹیگا پر قبضہ کر لیا ہے۔ نعشوں میں اطالوی فوج کا ایک لفٹننٹ کرنل اور دوسرے اطالوی افسر بھی تھے۔ حکومت کے حامیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ باغیوں میں بھاگڑ مچ گئی اور حکومت کے ۵۴ ہوائی جہازوں نے ان کا تعاقب کیا۔ اور ان پر مشین گنوں سے گولیاں برسائیں۔ حکومت کو ۶ ٹالیاں اور ۳۰۰ قیدی ہاتھ آئے۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے ہسپانوی سفیر کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ ان اطلاعات کے متعلق تحقیقات کرے۔ کہ ۲۰ فروری کو اطالوی رضا کاروں کے داخلہ ہسپانیہ پر جو پابندی عاید کی گئی تھی۔ اس کے بعد کتنے اطالوی ہسپانیہ پہنچے۔

پیرس ۲۱ مارچ۔ الجزائر کی تحریک آزادی دطن خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ ملک میں ۲۶ فروری سے ۵ یوم تک مظاہرات سیاسی اور اجتماع افراد کی ممانعت کا قانون نافذ کر دیا گیا

دو رشتوں کی ضرورت

نہایت مخلص و معزز خاندان کی دو لڑکیاں جو کہ دیندار امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہیں۔ ان کے لئے دو رشتوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب جلد از جلد مجھے خطوط لکھیں

خاکسار ناصر الدین عبد اللہ شاستری پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بنارس چھاؤنی محلہ ندیسر۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی